ماہ ربیع کا پیغام

ربیع الاول حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا مہینہ ہے۔ اس ماہ کے دامن میں آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی سعادت بھی آتی ہے اور دنیا سے آپ کے پردہ فرمائے جانے کا غم بھی، ربیع بہار کو کہتے ہیں، بلاشبہ کائنات کی تاریخ میں انسانیت کے خزاں رسیدہ چمن کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے بڑھ کر کوئی بہار نو نہیں آئی۔ اس دانائے سبل، ختم الرسل، مولائے کل نے غبار راہ کو فروغ وادی سینا بخشا اور اس کی ہستی وجودِ کائنات کا سبب بنی، ایک مؤمن کا دل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے چراغ ہی سے روشن رہتا اور اس کا باغِ آرزو، عقیدت رسول کی خوشبوؤں ہی سے مہکتا اور لہلہاتا ہے۔ آج بھی اپنی تمام تر کمزوریوں اور پستیوں کے باوجود امت مسلمہ کے خاکستر میں عشق نبوی کی چنگاریاں پوری حرارت کے ساتھ موجود ہیں اور سرور کائنات کے ناموس کی حفاظت کے لیے امت کا ایک گناہ گار سے گناہ گار فرد بھی اپنی جان کی قربانی اپنے لیے باعث فخر وعزت سمجھتا ہے، بداعمالیوں اور کوتاہیوں کے عادی روسیاہ بھی جب اس در کا رخ کرتے ہیں تو ادب کے اعلیٰ مقام کے تقاضے سے ان کی نگاہیں جھک جھک جاتی ہیں کہ:

یہ بلبلوں کا، صبا، مشہد مقدس ہے   قدم سنبھال کے رکھیو! یہ تیرا باغ نہیں ہے

پھر قدرت نے اس ماہتاب انسانیت کی صحبت کے لیے ان سعادت مندوں کا انتخاب کیا جو عمدہ انسانی اوصاف کی بلندیوں کے جگمگاتے تارے تھے، جنھوں نے آپ کے اٹھنے، بیٹھنے، چلنے پھرنے، سونے جاگنے، اوڑھنے پہننے..... غرضیکہ زندگی کی ایک ایک اداء، ایک ایک طریقہ اور ایک ایک سنت کو اس طرح محفوظ کیا، اس طرح قبول کیا کہ تاریخ عالم میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ رنگ بدلتی کائنات کو نظام تازہ بخشنے والا یہ پاکباز قافلہ ان سنتوں اور طریقوں کو اپنی زندگیوں میں ڈھال کر وقت کی باطل ترقی یافتہ تہذیبوں کو مٹانے کے لیے نکلا اور جہاں جہاں سے گذرا، صدیوں وہاں سے صدا آتی رہی:

وہ ایک بار ادھر سے گئے مگر اب تک   ہوائے رحمتِ پروردگار آتی ہے

سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز زندگی کے مقابلے میں دنیا کی کوئی تہذیب، کوئی تمدن، کوئی ثقافت ان کی آنکھوں کو خیرہ اور ان کے دلوں کو فریفتہ نہ کر سکی..... سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھانے والی اس بے نظیر جماعت نے آپ کے ایک ایک عمل، ایک ایک قول اور آپ کی مبارک زندگی کے ایک ایک معمول کو محفوظ کرنے کا اس قدر اہتمام فرمایا کہ وہ نہ کسی کی خاطر اسے ترک کرنے کی قائل تھی اور نہ اس میں کمی بیشی کی روادار!

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا یہ مہینہ اس جانثار جماعت کے عہد میں بارہا آیا، حضرت صدیق اکبر کے دور خلافت میں دوبار، حضرت فاروق اعظمؓ کے دور میں دس بار، حضرت عثمانؓ کے دور میں بارہ بار، حضرت علیؓ کے دور خلافت میں چار بار اور حضرت معاویہؓ کے عہد میں انیس بار آیا، لیکن خیر القرون کے اس دور کے متعلق ضعیف تو کجا کوئی موضوع اور من گھڑت روایت بھی نہیں ملتی جس میں میلاد کے جشن وجلوس کا تذکرہ ہو، ماہ ربیع الاول کی آمد کسی مسلمان کو اس کا سبق نہیں دیتی کہ وہ کنڈے لگا کر ناجائز بجلی اٹھائے، تاشے پیٹے، چمٹے بجائے، نمائشی شمعیں بنائے اور دھنوں کی لے پر عشق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ڈھنڈورا پیٹے۔ کوئی نادان مسلمان اس ماہ کی آمد سے اس عمل کا سبق لیتا ہے تو یہ اس کے خرافات میں کھو جانے کا المیہ ہے..... ماہ ربیع الاول کا پیغام آج کے مسلمان کے لیے اگر کوئی ہو سکتا ہے تو یہ کہ وہ اپنے معمولات اور طرزِ حیات میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان طریقوں اور سنتوں کو زندہ کرے جن سے وہ اپنی زندگی کے مرجھائے ہوئے نقوش میں رنگ بھر سکتا ہے، دل کی تاریکیوں میں اجالا کر سکتا ہے اور جنھیں چھوڑ کر خود اس نے اپنی بربادی کا سامان کیا ہے:

جسے حقیر سمجھ کر تم نے بجھا دیا   وہی چراغ جلے گا تو روشنی ہوگی

☆☆☆